Popular Front
of India

+91 11 2 9949902
popularfrontmail@gmail.com
www.popularfrontindia.org
/PopularFrontofIndiaOfficial
@PFIOfficial
/PopularFront EMedia
/pfiofficial

پریس ریلیز

نئی دہلی

۲۲/جنوری ۲۰۲۰

شہریت ترمیمی بل کے خلاف پاپولر فرنٹ کی پی آئی ایل پر سماعت آج

پاپولر فرنٹ آف انڈیا کے قومی سکریٹری انیس احمد کے ذریعہ شہریت ترمیمی قانون، ۲۰۱۹ (سی اے اے) کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں ایک پی آئی ایل داخل کی گئی ہے۔

اس درخواست میں صرف سی اے اے کو ہی نہیں، بلکہ اس سے متعلقہ قوانین، اصول اور احکامات میں کی گئی ترمیمات کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ درخواست دہندہ کا کہنا ہے کہ شہریت کے لئے مذہب کوئی معیار نہیں ہوتا۔ لیکن سی اے اے کے نتیجے میں، صرف مسلمانوں کو ہی اپنے مذہب کی بنیاد پر شہریت چھن جانے کا خطرہ ہے۔

''یہ قابل اعتراض قانون شہریت دینے یا نہ دینے کے لئے مذہب کو بنیاد مانتا ہے۔ یہ بات انصاف، مساوات، آزادی جیسے آئینی اصولوں اور قومی اخوت، اتحاد اور سالمیت سے ٹکراتی ہے۔''

درخواست دہندہ کے مطابق، سی اے اے مکمل طور سے تفریقی، تباہ کن اور ہندوستانی شہریوں کے باہم مل جل کر رہنے کیلئے خطرناک ہے۔ اس سے اہم ترین بات یہ ہے کہ مذہب کی بنیاد پر شہریت دینے یا نہ دینے کا خیال ایک ایسا خیال ہے جسے بانیانِ دستور پہلے ہی دستور ساز اسمبلی میں بحث کے بعد مسترد کر چکے ہیں۔ کسی کے مذہب کو دیکھ کر اسے ذاتی آزادی اور یکساں حقوق سے محروم کرنا پوری طرح سے غیر منصفانہ، نامناسب اور غیر معقول بات ہے اور کسی بھی مہذب و ترقی پذیر معاشرے میں ایسی بات کبھی نہیں سنی گئی۔

درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''سی اے اے جس میں مذہب کو بنیاد مانا گیا ہے، وہ اقوام متحدہ کے متعدد بین الاقوامی اعلانات اور معاہدوں مثلاً حقوق انسانی کا عالمی اعلان (یو ڈی ایچ آر)، بین الاقوامی معاہدہ برائے خاتمہ نسلی امتیازات، بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق، اعلان برائے قومی و نسلی، مذہبی و لسانی اقلیتوں کے لوگوں کے حقوق، اعلان برائے مذہب و اعتقاد کی بنیاد پر عدم برداشت و امتیاز کا خاتمہ، وغیرہ کے بھی خلاف ہے۔''

''یو ڈی ایچ آر جس میں ہندوستان بھی شامل ہے، اس کی دفعہ ۲، ۳، ۷، ۱۵ اور ۱۸ یہ کہتی ہیں کہ مذہب کی بنیاد پر کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔''

''بدقسمتی سے یہ قابل اعتراض قانون مکمل طور سے غیر منصفانہ، من مانا، امتیازی اور غیر آئینی ہے اور ساتھ ہی یہ اقوام متحدہ کے بین الاقوامی اعلانات/معاہدوں کے بھی خلاف ہے، جس میں ہندوستان بھی ممبر ہے۔''

درخواست دہندہ کا ماننا ہے کہ اس قابل اعتراض قانون کا بہت برا اور خطرناک اثر پسماندہ اور حاشیے پر کھڑے غریب عوام کے بڑے طبقے کے وجود اور زندگی پر پڑے گا، جن میں وہ لوگ بھی شامل ہوں گے، جو ہندوستان میں ہی پیدا ہوئے، یہیں پلے بڑھے اور نسلوں سے یہیں رہ رہے ہیں، خاص طور سے سماج کے سب سے کمزور طبقے کے لوگ اس سے سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

درخواست میں پاسپورٹ (ہندوستان میں داخلہ) کے اصول ۱۹۵۰ کے قاعدہ نمبر ۴ (۱) (ایچ اے)، غیر ملکی آرڈر کے پیراگراف ۳ (اے)، ۱۹۴۸ اور شہریت ترمیمی قانون ۲۰۱۹ کو غیر آئینی قرار دینے اور ان قوانین کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

درخواست پر آج (۲۲/جنوری ۲۰۲۰ کو) دیگر درخواستوں کے ساتھ سماعت ہونی ہے۔

ڈاکٹر محمد شمعون

ڈائرکٹر، میڈیا و رابطہ عامہ

مرکز، پاپولر فرنٹ آف انڈیا، نئی دہلی